2967 ـ بیوی نے دعوی کیا کہ اس سے زبردستی کی گئی ہے

سوال

میں ایک مہاجر مسلمان ہوں اور اٹھارہ برس سے ایک عورت کے ساتھ شادی شدہ ہوں، میرا کام ہی ایسا ہے کہ مجھے اکثر سفر پر جانا پڑتا ہے، اور بیوی اکیلی رہتی ہے، جب میں ایک بار سفر سے واپس آیا تو بیوی نے مجھے بتایا کہ اس کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اس سے بوس و کنار کیا اور کہنے لگا تم بہت چھوٹی ہو.
آج اس واقعہ کو اٹھارہ برس گزرنے کے بعد بیوی نے مجھے بتایا ہے کہ وہ شخص اس کے پاس آیا اور بوس و کنار کرنے کے ساتھ ساتھ مجامعت بھی کی اور وہ اس کے سامنے زیر ہو چکی تھی، اب میں بہت ذلت محسوس کر رہا ہوں اور شدید غصہ میں ہوں کیونکہ اس نے مجھے دھوکہ میں رکھا اور اصل حقیقت نہیں بتائی، اور اس موضوع سے مجھے لاعلم رکھا.
اس کی بنا پر میں نفسیاتی طور پر تباہ ہوگیا ہوں اور نماز تك کے لیے مسجد جانے کی رغبت بھی نہیں رکھتا، برائے مہربانی مجھے یہ بتائیں کہ میں کیا کروں، آیا ہماری شادی شرعی ہے، یا کہ میں اسے طلاق دے دوں ؟
اللہ سبحانہ و تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو یہ صحیح ہے کہ اس نے بالآخر آپ کو بتا دیا کہ ایسا ہوا ہے تو آپ کی بیوی نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے اور اس شخص کی بات مان کر بہت بڑی خیانت کی مرتکب ہوئی ہے، کیونکہ نہ تو اس نے اس سے بھاگنے کی کوشش کی اور نہ ہی اس سے بچنے کے لیے چیخ و پکار وغیرہ کی.

اور اس نے آپ کو یہ بتایا کہ وہ اس کے سامنے مجبور تھی اس کا یہ قول قابل قبول اس لیے نہیں کہ اس نے نہ تو یہ ذکر کیا ہے کہ اس شخص نے ایسا اسلحہ کے زور پر کیا، یا پھر اسے باندھ دیا، اس کا ذکر نہیں کیاگیا، اس لیے جب بالفعل اس کی کوتاہی ثابت ہوگئی تو آپ پر کیا واجب ہے، اور اس سلسلہ میں آپ کا موقف کیا ہونا چاہیے ؟

بلاشك و شبہ اس سلسلہ میں آپ پر سب سے پہلا واجب تو یہ ہے کہ آپ بیوی کو وعظ و نصیحت کریں، اور اسے یوم آخرت اور قیامت کی ہولناکیاں یاد دلائیں، اور اللہ تعالی کی حدود کی پامالی اور خاوند کی خیانت اور اس کے بستر کو خراب کرنے کے خطرہ ناك کام کی وضاحت کریں، اور اس سلسلہ میں شریعت اسلامیہ نے شادی شدہ زانی کو جو حد مقرر کی ہے کہ پتھر مار کر اسے رجم کیا جائے کی وضاحت کریں.

اس وعظ و نصیحت کے بعد اگر آپ دیکھیں کہ وہ اپنے کیے پر نادم ہے اور افسردہ ہے اور اب استقامت اختیار کر چکی ہے تو پھر آپ کا اس کے ساتھ رہنے اور اسے اپنے نکاح میں رکھنے میں کوئی حرج نہیں، اور آپ کا نکاح صحیح ہے.

نظر تو یہی آتا ہے یہ عورت اپنے کیے پر نادم ہے اور توبہ کر چکی ہے، کیونکہ اس موضوع کو بھول جانے کے بعد اتنے عرصہ بعد اس نے خود ہی چھیڑا ہے، اور آپ سے صراحتا اس نے سب کچھ بیان کر دیا ہے.

لگتا ہے کہ اس کا ضمیر اسے جھنجھوڑتا رہا اور اپنے خاوند سے سچی معذرت کرنے کی رغبت دلاتا رہا کہ سچی توبہ کر لے، اور اس کا یہ گناہ صغر سنی اور امریکہ کے جاہلیت زدہ ماحول میں ہوا جہاں یہ احتمال بھی ہے کہ ہو سکتا ہے ابتدائی طور پر اس پر جبر کیا گیا ہو اور پھر وہ بھی نرم پڑ گئی ہو، اور یہ گناہ اس جیسا نہیں جو خود معصیت و گناہ کی سعی و کوشش کرے اور اس کے لیے اس نے پلاننگ کی اور جان بوجھ کر اصرار بھی کیا.

ہماری نصیحت یہی ہے کہ اگر اس عورت کی اب حالت بدل چکی ہے اور وہ راہ استقامت اختیار کر چکی ہے اور اپنے کیے پر نادم ہے تو پھر آپ اسے معاف کرتے ہوئے اس سے درگزر کریں خاص کر آپ کی اس سے اولاد بھی ہوگی جو طلاق کی صورت میں ضائع ہو کر رہ جائیگی.

اس کے ساتھ ساتھ آپ مستقل طور پر اس کی تربیت کریں اور دھیان رکھیں اور نگرانی کرتے ہوئے زیادہ دیر غائب مت ہوں، اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کی توبہ قبول فرمائے.

پھر یہ کہ آپ کے سوال میں ایک بہت خطرناک چیز وارد ہے وہ آپ کا یہ قول ہے کہ:

" اس حادثہ کے نتیجہ میں آپ میں مسجد جا کر نماز ادا کرنے کی رغبت نہیں رہی "

مسلمان بھائی یہ تو بہت ہی عجیب بات ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تو کوئی پریشانی ہوتی اور کوئی اہم معاملہ پیش آ جاتا تو آپ نماز ادا کرتے اور اللہ سبحانہ و تعالی سے گریہ زاری کرتے ہوئے اس سے دعا کر کے مدد طلب کرتے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی حالت میں ہمیں بھی یہی تعلیم دی ہے.

اس کی تعلیم نہیں دی کہ پریشانی اور اس طرح کے حادثات میں ہمیں اللہ کے گھر مسجدوں سے ہی دور ہو جائیں اور نماز کرنا شروع کر دیں، اور دعا سے اعراض کرنے لگیں، یہ بتائیں کہ اگر ایسا کریں گے تو پھر پریشانی میں کس سے مدد طلب کریں گے اور کون آپ کو اس سے نکالے گا، اور آپ کو مصیبت کی اس آگ سے کون نجات دےگا.

اس لیے میرے بھائی آپ اللہ کی طرف رجوع کریں اور اس سے دعا کریں کہ وہ آپ کا غم و پریشانی دور کر دے اور آپ کے سینہ میں جو بیماری ہے اس سے شفایابی نصیب فرمائے اور آپ صبر و نماز کے ساتھ مدد طلب کریں، یقینا

اللہ سبحانہ و تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے.

واللہ اعلم.